احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 18 مارچ 2004ء 26 محرم 1425 ہجری - 18 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 60

عفو کا طلبگار

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ میں کسی بات پر سخت کلامی ہو گئی - تھوڑی دیر بعد دونوں بزرگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور اپنی غلطی کی معافی مانگ کر رسول اللہؐ سے استغفار کی درخواست کرنے لگے

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب لوکنت متخذ اخلیلا حدیث نمبر 3388)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عفو ہی ایک اخلاقی قوت ہے۔ اس کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا عفو کے لائق ہے یا نہیں۔ مجرم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض تو اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی حرکت ایسی سرزد ہو جاتی ہے جو غصہ تو دلاتی ہے، لیکن وہ معافی کے قابل ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کی کسی شرارت پر چشم پوشی کی جاوے اور ان کو معاف کر دیا جاوے تو وہ زیادہ دلیر ہو کر مزید نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً ایک خدمتگار ہے جو بڑا نیک اور فرماں بردار ہے۔ وہ چائے لایا۔ اتفاق سے اس کو ٹھوکر لگی اور چائے کی پیالی گر کر ٹوٹ گئی اور چائے بھی مالک پر گر گئی۔ اگر وہ اس کو مارنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور تیز اور تند ہو کر اس پر جا پڑے، تو یہ سفاہت ہوگی۔ یہ عفو کا مقام ہے، کیونکہ اس نے عمداً شرارت نہیں کی ہے اور عفو اس کو زیادہ شرمندہ کرتا اور آئندہ کے لئے محتاط بناتا ہے، لیکن اگر کوئی ایسا شریر ہے کہ وہ ہر روز توڑتا ہے اور یوں نقصان پہنچاتا ہے، تو اس پر رحم یہی ہوگا کہ اس کو سزا دی جائے۔ (ملفوظات جلد اول ص 290)

کہتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چاء کی پیالی لایا۔ جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپؓ کے سر پر گر پڑی۔ آپؓ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے آہستہ سے پڑھا۔ والکاظمین الغیظ یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کظمت غلام نے پھر کہا والعافین عن الناس. کظم میں انسان غصہ دبا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا ہے، مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی، اس لئے عفو کی شرط لگا دی ہے۔ آپؓ نے کہا میں نے عفو کیا۔ پھر پڑھا واللہ یحب المحسنین۔ محبوب الٰہی وہی ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: جا آزاد بھی کیا۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔ اب بتاؤ کہ یہ نمونہ اصول کی عمدگی ہی سے پیدا ہوا۔

بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے، لیکن اگر کوئی عفو کرے، مگر وہ عفو بے محل نہ ہو، بلکہ اس عفو سے اصلاح مقصود ہو، تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ مثلاً اگر چور کو چھوڑ دیا جائے تو وہ دلیر ہو کر ڈاکہ زنی کرے گا۔ اس کو سزا ہی دینی چاہئے۔ لیکن اگر دو نوکر ہوں اور ایک ان میں سے ایسا ہو کہ ذرا سی چشم نمائی ہی اس کو شرمندہ کر دیتی اور اس کی اصلاح کا موجب ہوتی ہو، تو اس کو سخت سزا مناسب نہیں۔ مگر دوسرا عمداً شرارت کرتا ہے، اس کو عفو کریں تو بگڑتا ہے۔ اس کو سزا ہی دی جاوے۔

(ملفوظات جلد اول ص 331)

غانا سے Live پروگرام

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ 18 مارچ 2004ء بروز جمعرات 00-3 بجے سہ پہر (پاکستانی وقت کے مطابق) غانا سے براہ راست پروگرام نشر ہوگا جو شام 5:00 تک جاری رہے گا۔ اسی طرح جمعہ کے روز 30-5 بجے غانا سے براہ راست پروگرام کا آغاز ہوگا جو شام 30-7 بجے تک جاری رہے گا۔ انشاءاللہ

احباب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ افریقہ کی کامیابی اور تائید ونصرت الٰہی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (نظارت اشاعت)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

داخلہ کلاس ششم، ہشتم اور O لیول

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سیکنڈری گرلز سیکشن کی کلاس ششم، ہشتم اور او لیول میں محدود نشستوں پر داخلہ ٹیسٹ مورخہ 12، 13۔ اپریل 2004ء کو صبح 9:00 تا 12:00 بجے درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہوگا۔

☆ مورخہ 12۔ اپریل 2004ء کو میتھ + انگریزی کا ٹیسٹ ہوگا۔ ☆ مورخہ 13۔ اپریل 2004ء کو سوشل سٹڈیز + سائنس کا ٹیسٹ ہوگا۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 مارچ 2004ء ہے۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے دفتر سے حاصل کریں۔ داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات لف کریں۔

(1) سکول لیونگ سرٹیفکیٹ

(2) برتھ سرٹیفکیٹ

(3) ایک عدد پاسپورٹ سائز رنگین تصویر۔

داخلہ فارم پر اندراجات برتھ سرٹیفکیٹ کے مطابق کریں۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ملک منیر احمد صاحب۔ جاپان

32واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جاپان

جماعت احمدیہ جاپان نے اپنا 32واں جلسہ سالانہ مورخہ 3، 4، 5 مئی 2003ء کو آئی چی پریفکچر کے اُکا ذاکی شہر میں اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے منعقد کیا۔ ناگویا اور ٹوکیو ریجن کی جماعتوں سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں خصوصی بین الاقوامی اجلاس میں جاپانی اور دوسرے غیر ملکی معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ جلسہ کے پہلے روز 107 حاضری تھی جو بڑھ کر آخری روز 167 تک پہنچ گئی۔

پرچم کشائی اور پہلا دن

جلسہ کی کارروائی کے آغاز سے پہلے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ جو نمائندہ مرکز محترم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج جماعت احمدیہ برطانیہ نے لہرایا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم سید طاہر احمد صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جاپان نے نمائندہ مرکز کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے جلسہ کے افتتاحی خطاب سے نوازا۔

پھر جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے حضرت اقدس کی دعاؤں کے ذکر میں حضور کا ایک دعائیہ اقتباس پڑھ کر حاضرین جلسہ کو ساتھ ساتھ ان دعاؤں میں شامل کیا اور آخر میں اجتماعی دعا کروائی۔

ایک نظم کے بعد پھر ایک جاپانی زبان میں تقریر بعنوان جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقی، مکرم محمد ناصر ندیم بٹ صاحب نیشنل صدر خدام الاحمدیہ جاپان نے کی۔ تقریباً ساڑھے چار بجے جلسہ کا پہلا دن ختم ہوا۔

شام کے کھانے اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد سات بجے سے نو بجے رات تک واقفین نو بچوں کا ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔ جس کی صدارت مہمان خصوصی مکرم و محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے کی۔ تمام بچوں نے باری باری کچھ نہ کچھ سنایا اور مہمان خصوصی نے واقفین بچوں کی حوصلہ افزائی کی اور آخر میں بچوں کے سوالوں کے جواب دیئے اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی حسب معمول تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد دوسرے دن کی پہلی تقریر تعلق باللہ کے ذرائع پر تھی جو مکرم مرزا مظفر احمد صاحب نائب امیر جماعت جاپان نے کی۔

دوسری تقریر مکرم نصیر احمد طارق صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت ٹوکیو ریجن نے حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی قربانیاں کے موضوع پر کی۔

تیسری تقریر مکرم سید سجاد احمد صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت کی تھی جس کا عنوان 'وانک لعلیٰ خلق عظیم'۔ یعنی سیرت النبیؐ تھا۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے اعلیٰ نمونے بحوالہ قرآن و سنت و احادیث پیش کئے

اگرچہ جماعت جاپان کے 32ویں جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی براہ راست لجنہ کے جلسہ گاہ میں دیکھی اور سنی گئی لیکن جلسہ کے دوسرے دن 10 بجے سے 12 بجے تک دو گھنٹے کے لئے مستورات جاپان نے ایک مختصر جلسہ بھی منعقد کیا جس میں تین تقاریر ہوئیں جن میں پہلی تقریر نماز کے فوائد پر تھی اور جو محترمہ پروین عصمت اللہ صاحبہ سیکرٹری نمائش ٹوکیو نے کی۔ دوسری تقریر تحریک وقف جدید پر تھی جو محترمہ فرحانہ احمد صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ ٹوکیو نے کی۔ اور تیسری تقریر بعنوان اطاعت نظام جماعت احمدیہ اور خواتین پر تھی جو محترمہ روبینہ نصرت ظفر صاحبہ نے کی۔

آخر میں محترم عطاء المجیب صاحب راشد کا خطاب تھا جو مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوا۔ جس میں آپ نے جماعت کی ترقی میں خواتین کے کردار اور تربیت اولاد پر بیش قیمت نصائح کیں اور راہنمائی فرمائی۔

دوپہر کھانے اور نمازوں سے فارغ ہونے پر بین الاقوامی اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں تقریباً 51 جاپانی و دیگر احباب نے شرکت کی۔ تلاوت کے بعد امیر صاحب جاپان مکرم سید طاہر احمد صاحب نے جلسہ سالانہ اور مہمان خصوصی و نمائندہ مرکز کا تعارف کرایا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد ہمارے انڈونیشین بھائی مکرم احمد فاتح الرحمان صاحب کی تقریر ہوئی جو (دین) کے نظریہ امن و جہاد، پر جاپانی زبان میں تھی۔ اس تقریر کا مضمون جو کہ محترم امام صاحب نے اپنی آمد سے قبل انگریزی میں لکھا ہوا بھجوایا تھا اور خواہش ظاہر کی تھی کہ اگر اس کا جاپانی ترجمہ ہو سکے اور جلسہ سالانہ جاپان کے موقع پر پیش کیا جا سکے تو مفید ہوگا۔ چنانچہ آپ کی اس خواہش پر اس مضمون کا جاپانی ترجمہ مکرم فاتح الرحمٰن صاحب نے بہت عمدگی سے پیش کیا۔ اس اجلاس کے آخر میں امیر صاحب جاپان نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا جو باوجود گولڈن ویک کی مصروفیت کے ہماری مجلس میں تشریف لائے۔ اجلاس کے فوراً بعد مہمانوں کی تواضع چائے اور متفرق لوازمات سے کی گئی اور مہمانوں سے انفرادی بات چیت کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ بعد ازاں مہمانوں نے جماعتی کتب و لٹریچر کی خوبصورت نمائش دیکھی جس کا اہتمام کیا گیا تھا۔

دوسرے روز کا آخری پروگرام بعد نماز مغرب و عشاء ہوا جو دعوت الی اللہ کے سیمینار پر مشتمل تھا۔ جس میں تین تقاریر ہوئیں۔

پہلی تقریر جس کا عنوان' جاپان میں ہمارا پروگرام اور کاوشیں' تھا۔ جو نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ مکرم عصمت اللہ صاحب نے کی۔ دوسری تقریر جس کا عنوان تھا' جاپان میں دعوت الی اللہ' جو ہمارے ایک جاپانی احمدی بھائی مکرم مقبول ناکامورا صاحب نے اردو زبان میں کی۔ اور تیسری تقریر بعنوان' جاپان میں دین اور ہماری ذمہ داریاں'، کے موضوع پر مکرم طاہر جنود صاحب نائب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے کی۔ اس اجلاس کے آخر میں مہمان خصوصی امام صاحب کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔

تیسرا دن

صبح دس بجے جلسہ کے چوتھے اجلاس کا آغاز مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جاپانی زبان میں ایک تقریر بعنوان معجزات حضرت مسیح موعود تھی۔ جو مکرم مقصود انجم صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ٹوکیو ریجن نے کی۔ اور دوسری تقریر بعنوان' تحریک وقف نو' جو مکرم انور احمد صاحب نائب نیشنل سیکرٹری مال نے کی۔ اور تیسری تقریر جاپانی زبان میں بعنوان' ہستی باری تعالیٰ' تھی جو مکرم ملک فرحان صاحب سیکرٹری سمعی و بصری ٹوکیو ریجن نے کی۔ بعد ازاں مکرم سید طاہر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جاپان کی تقریر تھی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاپان کے لئے سب سے پہلی نصیحت کا پیغام سنایا جس میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ جب تک جاپان میں بسنے والے احمدی اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ نہیں کریں گے اور اعلیٰ کردار کا نمونہ پیش نہیں کریں گے تب تک جاپانی آپ کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔

اختتامی اجلاس

اعلانات، وقفہ کھانا اور بعد نماز ظہر و عصر تقریباً 2 بجے اختتامی اجلاس کا تلاوت قرآن مجید سے آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت فضل لندن نے جلسہ کے اختتامی خطاب سے نوازا۔ جس میں آپ نے دین میں خدا کی وحدانیت کی تعلیم کا ذکر کیا۔ جس میں خدا پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، الہامی کتب پر ایمان اور جزا سزا کے دن پر ایمان کے ساتھ اہم فریضہ نماز کی پنج وقتہ ادائیگی کی بنیادی عبادت کا ذکر کر کے فرمایا کہ دین حق صرف یہ نہیں کہتا کہ یہ سچا ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ یہ وہ مذہب ہے جو خدا کی طرف سے ہے اور انسانوں کو بہترین راستہ پر چلنے کا حکم دیتا ہے۔

تقریر کے آخر پر اجتماعی دعا ہوئی اور اس طرح یہ جلسہ اخوت کے ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 ر اکتوبر 2003ء)

ایک نکتہ سمجھنے کے لائق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

✿ میرے پاس کئی ایسے لوگ آتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کام کیوں نہیں کرتے؟ وہ کہتے ہیں ملتا نہیں اور اگر بتایا جائے کہ فلاں کام ہے تو کہیں گے کہ اس میں تو پندرہ روپے ملتے ہیں انہیں یہ سمجھ ہی نہیں آتا کہ پندرہ روپے صفر سے تو بہر حال زیادہ ہیں۔ وہ گریجوایٹ ہوں گے' مولوی فاضل ہوں گے' اچھے پڑھے لکھے اور عالم ہوں گے' مگر یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آئے گی کہ صفر سے پندرہ بہتر ہیں۔ حالانکہ اگر ایک خالی ہاتھ ہو اور دوسرے شخص کے ہاتھ میں گنڈیری ہو تو ایک نادان بچہ بھی فرق محسوس کرتا ہے لیکن یہ لوگ ایسے احمق ہوتے ہیں کہ دس یا پندرہ یا صفر میں فرق نہیں کرتے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ایک روپیہ بھی صفر سے بہتر ہے۔ مجھے سینکڑوں رقعے ایسے آتے رہتے ہیں کہ تنخواہ تھوڑی ہے عیالدار آدمی ہوں کچھ سلسلہ کی طرف سے امداد مل جائے یا وظیفہ ہی مل جائے۔ ان کے خیال میں سلسلہ نام ہے چند جادوگروں کا جو کیمیا بناتے ہیں۔ یا اپنے احمدی ہونے کو اللہ تعالیٰ پر احسان سمجھتے ہیں کہ تو نے (مامور) بھیجا تو خزانہ بھی دیا ہوگا۔ ایسے لوگ ایمان کو تجارت سمجھتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 15 ص 254)

تحریک جدید کے فرائض

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"(۔) اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، غریبوں کی امداد، بورڈنگ تحریک جدید اور ورثہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔" (بحوالہ مطالبات صفحہ 4)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

بیت الذکر میرا مکان، صالحین میرے بھائی اور یاد الٰہی میری دولت ہے

حضرت مسیح موعود کی خشوع وخضوع سے بھری ہوئی پاکیزہ نمازیں

حضور بیماری اور ضعف کی حالت میں بھی نماز باجماعت کا اہتمام کرتے تھے

عبدالسمیع خان۔ایڈیٹر الفضل

(قسط دوم)

سفروں میں اہتمام نماز

حضرت مسیح موعود کو دعویٰ سے قبل اور دعویٰ کے بعد بھی بار ہا مختلف مصالح کیلئے سفر کرنے پڑے مگران میں بھی آپ نماز کا بھرپور اہتمام کرتے۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے بیان کیا کہ:

''حضرت مسیح موعود کے ملازم غفار کا کام اتنا ہی تھا کہ جب آپ مقدمات کے لئے سفر کرتے تو وہ ساتھ ہوتا اور لوٹا اور مصلّی اس کے پاس ہوتا۔ ان دنوں آپ کا معمول یہ تھا کہ رات کو بہت کم سوتے اور اکثر حصہ جاگتے اور رات بھر نہایت رقت آمیز لہجہ میں گنگناتے رہتے'' (شمائل احمد ص28)

حضرت بھائی محمود احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں کرم دین والا مقدمہ گورداسپور میں دائر تھا۔ عموماً حضرت اقدس مقدمہ کی تاریخوں پر قادیان سے علی الصبح روانہ ہوتے تھے اور نماز فجر راستہ میں ہی حضرت مولوی فضل الدین صاحب بھیروی کی امامت میں ادا فرماتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص31)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

(غالباً 1903ء) ایک سفر میں جبکہ ہم چند خدام حضرت مسیح موعود کے ہمراہ قادیان سے گورداسپور جا رہے تھے۔ اور قادیان سے بہت سویرے ہم سوار ہوئے تھے۔ نماز فجر کے وقت نہر پر پہنچے۔ اور وہاں نماز فجر ادا کی گئی اور حضور کے فرمانے سے عاجز راقم پیش امام ہوا۔ پانچ سات آدمی ساتھ تھے۔

(ذکر حبیب ص110)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

(غالباً 1903ء) ایک دفعہ مقدمہ کرم دین میں جب کہ حضرت صاحب کمرہ عدالت میں بہ سبب سماعت مقدمہ تشریف فرما تھے۔ نماز ظہر کا وقت گزر گیا۔ اور نماز عصر کا وقت بھی تنگ ہو گیا۔ تب حضور نے عدالت سے نماز پڑھنے کی اجازت چاہی اور باہر آ کر برآمدے میں ہی اکیلے ہی ہر دو نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ (ذکر حبیب ص110)

میر عنایت علی شاہ صاحب لودھیانوی بیان کرتے ہیں کہ جب اول ہی اول حضور اقدس لدھیانہ تشریف لائے تھے تو صرف تین آدمی ہمراہ تھے۔ میاں جان محمد صاحب و حافظ حامد علی صاحب اور لالہ ملاوامل صاحب غالباً تین روز حضور لدھیانہ میں ٹھہرے ایک روز حضور بہت سے احباب کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے۔ خاکسار بھی ہمراہ تھا راستہ میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ حضور نے وہیں پر مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص34)

نماز کو مقدم رکھا

آپ کو مقدمات کے لئے کئی سفر کرنے پڑے مگر مقدمات خواہ کتنے پیچیدہ اہم اور آپ کی ذات یا خاندان کے لئے دوررس نتائج کے حامل ہوتے آپ نماز کی ادائیگی کو ہر صورت میں مقدم رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کا ریکارڈ ہے کہ آپ نے ان مقدمات کے دوران میں کبھی کوئی نماز قضاء نہیں ہونے دی۔ عین کچہری میں نماز کا وقت آتا تو اس کمال محویت اور ذوق شوق سے معروف نماز ہو جاتے کہ گویا آپ صرف نماز پڑھنے کے لئے آئے ہیں کوئی اور کام آپ کے مدنظر نہیں ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ آپ خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے عجز و نیاز کر رہے ہوتے اور مقدمہ میں طلبی ہو جاتی مگر آپ کے استغراق، توکل علی اللہ اور حضور قلب کا یہ عالم تھا کہ جب تک مولائے حقیقی کے آستانہ پر جی بھر کر الحاح وزاری نہ کر لیتے اس کے دربار سے واپسی کا خیال تک نہ لاتے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں:

''میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا فریق ثانی پیش ہو گیا اور اس نے یک طرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا۔ مگر عدالت نے پرواہ نہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں''۔

(حیات احمد ص74)

عدالت سے غیر حاضری کے باوجود آپ کے حق میں فیصلہ ہو جانا ایک بھاری الٰہی نشان تھا جو آپ کے کمال درجہ انقطاع و ابتہال کے نتیجہ میں نمودار ہوا۔

سر جیمز ولسن فنانشل کمشنر پنجاب ایک روزہ دورہ پر 21 مارچ 1908ء کو صبح گیارہ بجے قادیان آئے۔ ان کے ہمراہ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور مہتمم بندوبست اور پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھے۔ جماعت کے ایک وفد نے ان کا استقبال کیا۔

اثنائے گفتگو میں فنانشل کمشنر صاحب نے حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے لئے خواہش کا اظہار کیا تھا۔ چنانچہ حضور اپنے بعض خدام کے ساتھ شام کے پانچ بجے تشریف لے گئے۔ اس وقت عجب نظارہ تھا کیمپ کے اردگرد مخلوق خدا کا ایک تانتا بندھا تھا فنانشل کمشنر صاحب نہایت اخلاق و اکرام سے احتراماً آگے آئے اور اپنے خیمہ کے دروازہ پر حضور کا شایان شان استقبال کیا۔ حضرت اقدس اور دوسرے احباب کرسیوں پر بیٹھ گئے اور نہایت اچھے ماحول میں سلسلہ کلام شروع ہوا۔ حضور پون گھنٹہ تک دین کی خوبیوں اور سلسلہ کے اغراض و مقاصد مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ فنانشل کمشنر صاحب حضور کی ملاقات پر بہت ہی خوش ہوئے۔ ازاں بعد حضور واپس تشریف لے آئے۔ رستہ میں حضور نے خود ہی بتایا ہم نے خوب کھول کھول کر فنانشل کمشنر کو دین کی خوبیاں سنائیں اور اپنی طرف سے حجت پوری کر دی۔

فنانشل کمشنر نے اور بھی باتیں کرنا چاہیں اور دنیاوی باتیں تھیں۔ میں نے کہا آپ دنیاوی حاکم ہیں خدا نے ہمیں دین کے لئے روحانی حاکم بنایا ہے جس طرح آپ کے وقت کاموں کے مقرر ہیں۔ اسی طرح ہمارے بھی کام مقرر ہیں اب ہماری نماز کا وقت ہو گیا۔ ہم کھڑے ہو گئے۔ فنانشل کمشنر بھی کھڑے ہو گئے اور خوش خوش ہمارے ساتھ خیمہ تک باہر آئے اور ٹوپی اتار کر سلام کیا اور ہم چلے آئے۔

(سیرت احمد از حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب ص57)

جن کو امامت کی سعادت ملی

اشارہ تھا کہ مسیح موعود عام طور پر خود نماز نہیں پڑھائے گا۔

چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ بالعموم خود امامت کم کرواتے اور جو بھی دیندار شخص پاس حاضر ہوتا تھا اسے امامت کے لئے آگے کر دیتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص42)

آغاز میں مختلف لوگ نماز پڑھاتے رہے لیکن جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تشریف لائے تو وہ امام نماز مقرر ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

اور سنا گیا ہے کہ حضرت نے دراصل حضرت مولوی نورالدین صاحب کو امام مقرر کیا تھا۔ لیکن مولوی صاحب نے مولوی عبدالکریم صاحب کو کروا دیا۔ چنانچہ اپنی وفات تک جو 1905ء میں ہوئی مولوی عبدالکریم صاحب ہی امام رہے۔

(سیرت المہدی جلد اول ص162)

ان کے بعد عام طور پر حضرت مولانا نورالدین صاحب نمازیں پڑھاتے رہے اور خطبات جمعہ دیتے رہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز تو مولوی عبدالکریم صاحب پڑھاتے تھے۔ مگر عیدین کی نماز ہمیشہ حضرت مولوی نورالدین صاحب پڑھایا کرتے تھے۔ الا ماشاء اللہ اور جنازوں کی نماز عموماً حضرت مسیح موعود خود پڑھاتے تھے''۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص147)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن کی چشمدید شہادت کے مطابق مندرجہ ذیل خوش نصیب بزرگوں کے پیچھے حضرت مسیح موعود نے نماز باجماعت پڑھی ہے۔

1۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول
2۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
3۔ حضرت حکیم فضل الدین صاحب مرحوم بھیروی
4۔ پیر سراج الحق صاحب نعمانی
5۔ مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی
6۔ بھائی شیخ عبدالرحیم صاحب
7۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب
8۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب
9۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی

10۔ پیر افتخار احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب یہ روایت سپرد قرطاس کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

''دوسری روایتوں سے قاضی امیر حسین صاحب اور میاں جان محمد کے پیچھے بھی آپ کا نماز پڑھنا ثابت ہے''۔

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 42 روایت 550 طبع اول اپریل 1939ء قادیان)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

مقدمہ کرم دین کے ایام میں جب کہ دوسرے بزرگ ساتھ نہ ہوتے تھے کئی ماہ تک یہ عاجز پیش امام نماز ہوتا رہا۔ لیکن جنازوں کی نماز حضور خود پڑھایا کرتے تھے۔ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت حافظ نور محمد صاحب بہت ابتدائی زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان دنوں میں حضرت صاحب بعد نماز عصر سیر کے لئے باہر تشریف لیجایا کرتے تھے اور کوس کوس دو دو کوس نکل جایا کرتے تھے بعض وقت مغرب کی نماز باہر ہی پڑھ لیا کرتے تھے اور مجھے امام کر لیتے تھے اور آپ خود مقتدی ہو جاتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 2 ص 32)

حضرت خلیفہ نور الدین صاحب جمونی نے بھی ایک دفعہ حضور کے حکم پر نماز پڑھائی اور حضور نے ان کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ (حیات احمد جلد سوم ص 123)

حضرت مسیح موعود بطور امام الصلوٰۃ

حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ اوائل میں حضرت مسیح موعود خود ہی امامت کرایا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد اول ص 162)

حضرت میاں محمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ابتداء میں حضرت صاحب بیت مبارک میں خود نماز پڑھایا کرتے تھے ایک آدمی آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوتا تھا اور پیچھے صرف چار پانچ مقتدی کھڑے ہو سکتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 35)

حضرت میر عنایت علی صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضور اول اول لدھیانہ تشریف لائے تھے تو صبح کی نماز خود پڑھایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص 34)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:

میں کئی کئی ماہ متواتر حضور کی خدمت میں ٹھہرا کرتا تھا اور نماز کے اندر صرف تین یا چار آدمی ہوتے تھے تب بھی ہمیشہ نہیں لیکن گاہے گاہے حضور خود نماز پڑھایا کرتے تھے۔ دعویٰ کے بعد بہت کم ایسا اتفاق ہوا کہ حضور نے خود نماز پڑھائی ہو۔

(الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت بھائی محمود احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مقدمہ کے دوران حضور صبح سویرے قادیان سے روانہ ہوئے۔

بٹراں کی نہر کے قریب نماز فجر کا جو وقت ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ نماز فجر کا وقت ہو گیا ہے یہیں نماز پڑھ لی جائے۔ احباب نے عرض کی کہ حضور حکیم مولوی فضل الدین صاحب آگے نکل گئے ہیں اور خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ساتھ ہیں۔ حضور خاموش ہو گئے اور خود ہی امامت فرمائی۔ پہلی رکعت فرض میں آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص تلاوت فرمائی۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص 31)

حضرت قاضی امیر حسین صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول قادیان سے باہر گئے ہوئے تھے میں مغرب کی نماز میں آیا تو دیکھا کہ آگے حضرت مسیح موعود خود نماز پڑھا رہے تھے قاضی صاحب نے فرمایا کہ حضرت صاحب نے چھوٹی چھوٹی دو سورتیں پڑھیں مگر سوز و درد سے لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ (سیرت المہدی جلد اول ص 23)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:

1899ء میں غالباً ٹیکس کا مقدمہ تھا جب کہ حضرت مسیح موعود نے نماز ظہر گورداسپور کے احاطہ کچہری میں بعض لوگوں کی درخواست پر خود پیش امام ہو کر پڑھائی۔ اور بہت سے لوگ دوڑ دوڑ کر اس نماز میں شامل ہوئے۔ (ذکر حبیب ص 63)

حضرت خلیفہ نور الدین صاحب جمونی فرماتے ہیں:

ایک دفعہ جب حضور گورداسپور تشریف لے گئے تو میں نے ایک بار حضور کے حکم سے نماز پڑھائی اور حضور نے میری اقتداء میں نماز پڑھی ایک دفعہ میں نے بھی گورداسپور میں حضور کی اقتداء میں نماز پڑھی۔

(حیات احمد جلد سوم ص 123)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب فرماتے ہیں:

میرے بچپن میں بیسیوں دفعہ ایسا ہوا کہ حضور نے مغرب و عشاء اندر عورتوں کو جماعت سے پڑھائیں۔ میں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوتا تھا۔ عورتیں پیچھے کھڑی ہوتیں۔ (ماہنامہ الفرقان۔ ستمبر/اکتوبر 1961ء ص 49)

حضرت اماں جان بیان کرتی ہیں:

''حضرت مسیح موعود جب کبھی مغرب کی نماز گھر میں پڑھاتے تھے تو اکثر سورہ یوسف کی وہ آیات پڑھتے تھے جس میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللّٰہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی آواز میں بہت سوز اور درد تھا اور آپ کی قراءت لہردار ہوتی تھی۔

(سیرت المہدی جلد اول ص 68)

حضرت حافظ نور محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود ہمارے گاؤں فیض اللہ چک میں تشریف لے گئے اور ہماری متصلہ بیت الذکر میں تشریف فرما ہوئے اور بوقت مغرب بڑی بیت میں لوگوں کے اصرار سے جا کر نماز پڑھائی اس کے بعد آپ موضع تھہ غلام نبی میں تشریف لے گئے کیونکہ وہاں آپ کی دعوت تھی۔ (سیرت المہدی جلد 2 ص 36)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

جو نماز آپ لوگوں کے سامنے پڑھتے تھے اس کو آپ چنداں لمبا نہ کرتے تھے۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری کی وفات سے چند روز قبل ایسا اتفاق ہوا کہ میں نے (بیت) مبارک میں ایک نماز کی امامت کرائی۔ نماز کے ختم ہونے پر فوراً مولوی عبداللہ صاحب تبسم کرتے ہوئے آگے بڑھے اور فرمانے لگے آپ نے بعینہ ایسی مختصر نماز پڑھائی جیسا کہ ابتدائی زمانوں میں کبھی حضرت مسیح موعود پڑھایا کرتے تھے جبکہ ہنوز آپ کا کچھ دعویٰ نہ تھا اور آپ براہین احمدیہ لکھا کرتے تھے۔ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

ایک یادگار اور تاریخی تقریب

حضرت منشی محمد افضل صاحب مدیر ''البدر'' قادیان کے قلم سے گورداسپور میں 21 جولائی 1904ء کی ایک مبارک تقریب کا وجد آفرین اور روح پرور منظر یوں ہے:

''ایک بجے کا وقت تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے چند ایک موجودہ خدام کو ارشاد فرمایا۔ کہ نماز پڑھ لی جاوے۔ سب نے وضو کیا۔ نماز کے لئے چٹائیاں بچھیں۔ حاضرین منتظر تھے کہ حسب دستور سابقہ حضور کسی حواری کو امامت کے لئے ارشاد فرماویں گے کہ اسی اثناء میں آگے بڑھے۔ اور اقامت کہے جانے کے بعد آپ نے نماز ظہر اور عصر قصر اور جمع کر کے پڑھائیں حضور کو امام اور خود کو مقتدی پا کر حاضرین کے دل باغ باغ تھے۔ ان مقتدیوں میں کئی ایسے احباب تھے۔ جن کی ایک عرصہ سے آرزو تھی کہ کبھی حضرت مسیح موعود نماز میں خود امام ہوں۔ اور ہم مقتدی ان کی امید آج بر آئی اور مجھ پر بھی یہ راز کھلا۔ کہ امام نماز کی جس قدر توجہ الی اللہ زیادہ ہوتی ہے۔ اسی قدر جذب قلوب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ چونکہ خدا کے فضل سے اس مبارک نماز میں میں خود بھی شریک تھا۔ اس لئے دیکھا گیا کہ بے اختیار دلوں پر عاجزی اور فروتنی اور حقیقی عجز و انکسار غالب آتا جاتا تھا۔ اور دل اللہ تعالیٰ کی طرف کھچا جاتا تھا۔ اور اندر سے ایک آواز آتی تھی۔ کہ دعا مانگو۔ قلب رقیق ہو کر پانی کی طرح بہہ بہہ جاتا تھا۔ اور اس پانی کو آنکھوں کے سوا کوئی راستہ نکلنے کا نہ ملتا تھا اور اس مبارک وقت کے ہاتھ آنے پر شکریہ الٰہی میں دل ہرگز گوارا نہ کرتا تھا کہ سجدہ سے سر اٹھایا جاوے۔ غرضیکہ عجیب کیفیت تھی۔ اور ایک متقی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے سے جو جو بخششیں اور رحمت ازروئے حدیث شریف مقتدیوں کے شامل حال ہوتی ہیں۔ ان کا ثبوت دست بدست مل رہا تھا۔

اس تاریخی نماز میں شامل ہونے والے تمام 20 مقتدیوں کے نام بھی حضرت منشی محمد افضل صاحب نے 24 جولائی 1904ء کے البدر میں محفوظ کر دیئے۔

(البدر 24 جولائی 1904ء)

جذبات کا اخفاء

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود لوگوں پر اپنے جذبات کو کبھی ظاہر نہ ہونے دیتے تھے۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نماز باجماعت میں یا لوگوں کے سامنے کسی نماز میں اپنے خشوع و خضوع کو اس حد تک ظاہر کریں کہ آپ کے آنسو ٹپکنے لگیں یا آپ کی گریہ کی آواز سنائی دے۔ ایک دفعہ سورج کو جب پورا گرہن لگا اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی تو (بیت) اقصیٰ قادیان میں نماز کسوف ادا کی گئی۔ امام نماز مولوی محمد احسن صاحب مرحوم تھے۔ انہوں نے سورہ فاتحہ اور قراءت بالجہر پڑھی اور بعض دعائیں بالجہر بھی کیں جس سے اکثر نمازیوں پر حالت وجد طاری ہوئی۔ بہتیرے نماز میں رو رہے اور دعائیں کر رہے تھے یا اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکر میں ان کے دل رقیق ہو رہے تھے کہ ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی کو پورا ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحم سے یہ توفیق عطا ہوئی کہ ہم اس سے فائدہ اٹھانے والے اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو قبول کرنے والے ہیں۔ غرض اکثر لوگ گریہ و بکا میں مصروف تھے مگر حضرت مسیح موعود جو ہمارے ساتھ اس نماز میں شامل تھے اور میں حضور کے پہلو بہ پہلو کھڑا تھا، آپ کی کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی اور جسم میں ایسی حرکات تھیں جو ایسی رقت کی حالت میں بعض دفعہ انسان پر طاری ہو جاتی ہیں۔ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

جمع نماز

مسیح موعود کی جو علامات مقرر تھیں ان میں ایک علامت یہ بھی تھی کہ ''تجمع له الصلوٰة'' یعنی مسیح موعود کے لئے نمازیں جمع کی جائیں گی۔ (مسند احمد حدیث نمبر 7562) جس میں اس طرف اشارہ تھا کہ مصروفیت کا ایک زمانہ اس پر ایسا آئے گا کہ اس کے دینی اغراض و مقاصد کی تکمیل کیلئے نمازیں جمع کی جائیں گی۔ ضمناً اس سے یہ بھی بتانا مقصود تھا کہ مسیح موعود نماز کے وقت پیش امام نہیں ہوگا بلکہ کوئی اور امامت کرائے گا سو اس پیش گوئی کے عین مطابق قریباً اکتوبر 1900ء سے فروری 1901ء تک کا دور ایسا آیا جب کہ ''خطبہ الہامیہ'' ''تحفہ گولڑویہ'' ''تریاق القلوب'' اور بعض دوسری کتب کی تکمیل اور ''اعجاز المسیح'' کی تصنیف کے سلسلہ میں چار پانچ ماہ تک حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیت مبارک میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرواتے رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 171)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

وفات سے دو تین سال قبل جب کہ حضور نماز مغرب و عشاء کے واسطے باہر (بیت الذکر) میں تشریف نہ لا سکتے، گھر کے اندر عورتوں اور اولاد کو جمع کر کے نماز پڑھاتے اور مغرب و عشاء جمع کی جاتی۔ جمع کے واسطے عموماً مغرب اپنے وقت پر پڑھ کر عشاء ساتھ ملا لی جاتی یا عشاء کے وقت مغرب کا وقت تھوڑا سا گزار کر دو نمازیں پڑھ لی جاتی تھیں مگر ایسا بھی ہوتا کہ مغرب اپنے وقت پر پڑھ کر عشاء ساتھ ملا لی جاتی یا عشاء کے وقت مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھ لی جاتی تھیں۔

باقی صفحہ 6 پر

’’قدرت ثانیہ‘‘ اور اس کے تقاضے

مرسلہ: نظارت بہشتی مقبرہ

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں 1905ء کا سال غیرمعمولی اہمیت کا سال ہے کہ اس سال میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کئی نظاموں کا اجراء فرمایا۔ جو جماعت احمدیہ کی تعلیم وتربیت، عالمی ترقی، استحکام اور حیات دنیا وحیات بعد الممات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور فیوض وبرکات کا وسیع دائرہ رکھتے ہیں۔ ان میں سب سے بنیادی اور ہر جہت سے فیض کا دائمی چشمہ ’’قدرت ثانیہ‘‘ کے عنوان کے تحت سیدنا حضرت مسیح موعود نے رسالہ ’’الوصیت‘‘ میں بیان فرمایا ہے اسی ’’قدرت ثانیہ‘‘ کی قدرے تفصیل اس مضمون میں پیش کرنا مقصود ہے۔

خداتعالیٰ کے مامورین خداتعالیٰ کی قدرت اولیٰ ہوا کرتے ہیں۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص قدرت کا اظہار فرمایا کرتا ہے۔ اور ایک مامور کی تمام تر زندگی خداتعالیٰ کی قدرت اور طاقت اور منشاء الٰہی کی مظہر ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ الٰہی قدرت وطاقت کے بغیر مامور کی ذاتی قوت واہمیت ہرگز ایسی نہیں ہوا کرتی کہ اہل دنیا اسے کوئی اہمیت دیں۔ یا اس کی آواز پر لبیک کہیں۔ اس لئے ایک مامور الٰہی کی تمام تر قوت دراصل اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ہی منحصر ہوتی ہے۔ اور ایک مامور کا ظہور دوسرے لفظوں میں خداتعالیٰ کی قدرت، عظمت اور شوکت کا اظہار ہوا کرتا ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود اسے قدرت اولیٰ قرار دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ مامور الٰہی ایک فرد ہی ہوا کرتا ہے اور بحیثیت ایک فرد ہونے کے اس کا دائرہ حیات محدود ہوتا ہے۔ آخر ایک وقت ایسا آ جایا کرتا ہے۔ کہ وہ مامور الٰہی اپنی طبعی حیات کی انتہا کو پہنچ رہا ہوتا ہے۔ مامور الٰہی کا ساتھ دینے والے فدائی اور مخلصین لحہ لحہ ایک غم وکرب کی کیفیت کے قریب ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس غم اور فکر کے تابع کہ مامور الٰہی جب قضاء الٰہی کے تحت اس فانی دنیا سے رخصت ہو جائینگے۔ تو ہمارا حشر کیسا ہو گا اور یہ خلاء کیونکر پر ہو گا۔ دوسری طرف وہ طبقہ اہل دنیا کا جو مامور الٰہی کی مخالفت اور مزاحمت میں خدا کے دیئے ہوئے وسائل اور طاقت کو ناجائز اور غلط طریق پر استعمال کرا رہے ہوتے ہیں۔ مامور کی وفات سے ان کے اندر ایک شدید مخالفانہ ردّعمل جوش مارتا ہے۔ اور یہ صورت حال مخلصین کے صدمہ اور غم کو اور بڑھانے کا موجب بنا کرتی ہے۔ ایسے حالات پیش آنے پر اللہ تعالیٰ کیا رنگ دکھایا کرتا ہے۔ اسے سیدنا حضرت مسیح موعود قدرت ثانیہ کے ظہور کا نام دیتے ہیں۔ گویا مامور کی موجودگی خداتعالیٰ کی قدرت اولیٰ کا دور ہے اور مامور کے بعد اللہ تعالیٰ کا اپنے عاجز، کمزور، صدمہ رسیدہ، اور پریشان خاطر مخلصین کے لئے ایک نئے رنگ سے اپنی طاقت، قدرت کا اظہار گویا ’’قدرت ثانیہ‘‘ ہے۔ جو معاشرے کے دونوں طبقوں کے لئے خداتعالیٰ کی جلوہ نمائی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اس ساری کیفیت کو بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’سواے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے...... سو اب ممکن نہیں ہے کہ خداتعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے......... اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی‘‘

سیدنا حضرت مسیح موعود کو 1905ء کے قرب وجوار میں خداتعالیٰ کی طرف سے مسلسل یہ اطلاعیں مل رہی تھیں۔ کہ آپ کی وفات کا وقت قریب آ رہا ہے۔ اور ایک طبعی غم وفکر کی حالت کا سامنا کر رہے تھے۔ ایسے وقت میں آپ کی خداتعالیٰ کی طرف سے یہ راہنمائی ہوئی کہ قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہو گا۔ اور اسی مضمون کو آپ نے رسالہ الوصیت میں تفصیلاً بیان فرمایا۔ اور قدرت ثانیہ سے متعلق چند اہم امور کو آپ نے اپنے متبعین کے قلبی اطمینان کے لئے تحریر فرمایا۔ اور قدرت ثانیہ کے اہم تقاضے واضح فرمائے۔ جو اختصار سے بیان کئے جاتے ہیں۔

جہاں قدرت اولیٰ کا ظہور کلیۃً الٰہی منشاء اور ارادے سے ہوا کرتا ہے۔ وہاں قدرت ثانیہ کے ظہور کے لئے صدمہ رسیدہ مخلصین کی عاجزانہ دعاؤں بلکہ فریادوں کا گہرا دخل ہوتا ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود نے قدرت ثانیہ کے ظہور یا اجراء کے لئے مخلصین کو نصیحت فرمائی کہ:

’’سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے‘‘

اس مرحلہ پر یہ پہلو بھی پیش نظر رہنا چاہئے کہ قدرت ثانیہ کے ظہور کیلئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانے میں یہ حکمتیں مضمر ہیں کہ:

(الف): قدرت ثانیہ بھی قدرت اولیٰ کی طرح محض اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور انسانی منصوبے قدرت ثانیہ پر کوئی تصرف نہیں رکھتے۔

(ب): اللہ تعالیٰ سے قدرت ثانیہ کے لئے دعا کرنا اس امر کا ثبوت ٹھہرتا ہے کہ قدرت اولیٰ کے فیض تربیت سے مخلصین اس یقین پر راسخ ہو چکے ہیں کہ ہر خواہش اور تمنا کے لئے بارگاہ ایزدی پر ہی دستک دی جانی چاہئے۔

(ج): جب بارگاہ ایزدی میں مخلصین کی دعاؤں کا جواب قدرت ثانیہ کے ظہور اور اجرا کی شکل میں عطا ہو گا۔ تو منہ مانگی نعمت کی دل سے مخلصین قدر، عزت اور اطاعت بھی کرینگے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ اس تلخ حقیقت پر شاہد ہے کہ قدرت ثانیہ کے بارہ میں جب ایک مخصوص طبقے نے عاجزانہ دعاؤں کی بجائے اپنے نفسانی جذبوں اور فکری حیلوں کو ترجیح دی تو نتیجۃً وہ قدرت ثانیہ کے روح پرور فیضان سے کلیۃً محروم ٹھہرے۔ پس قدرت ثانیہ کی نعمت عظمیٰ انسانی کاوشوں اور نفسانی مکروں سے ہاتھ آنے والی چیز نہیں۔ بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشانیاں رگڑنے کا ثمرہ ہے جنہیں بھی نصیب ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذت چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائینگے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔

پس قدرت ثانیہ بے شک خداتعالیٰ کی عطا ہے جس کا اجراء آسمان سے ہی ہوتا ہے لیکن اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے مخلص عاجز بندوں کی ان دعاؤں سے وابستہ کر دیا ہے جو اپنی رضا اپنی لذات، اپنی عزت، اپنا مال، حتیٰ کہ اپنی جان تک کو فدا کرنے کے جذبہ سے لبریز ہوتی ہیں۔

قدرت ثانیہ کے ظہور سے اللہ تعالیٰ دو قسم کی نشان نمائی فرماتا ہے۔

اوّل: قدرت اولیٰ کے مظہر کو جب بعد تکمیل مقاصد عالیہ وہ اپنے ہاں واپس بلا لیتا ہے تو بظاہر عمومی معاشرہ میں ایسے خیالات وتاثرات کا اظہار ضرور ہوا کرتا ہے۔ کہ گویا ایک خاص بندے کی وفات سے سارا منصوبہ ناکامی کی نذر ہو گیا۔ ایسے تاثرات کے ازالہ اور دفاع کے لئے قدرت ثانیہ کا اجراء ایک ایسا زندہ نشان بن جایا کرتا ہے کہ کسی کے لئے بھی لب کشائی کی گنجائش باقی نہیں رہا کرتی۔ اور الٰہی منصوبہ گویا ہر قسم کے تعطل یا انتشار سے محفوظ اور زندہ تابندہ رہتا ہے۔

دوئم: جب قدرت ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے تو مستقبل کے لحاظ سے آسمانی اور الٰہی منصوبہ میں ایک تازگی اور زندگی کی نئی لہر آ جاتی ہے۔ جس کو اپنے بیگانے سبھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور عارضی تعطل کے وقت تاثرات کا مستقل مداوا اور تدارک ہو جایا کرتا ہے۔ گویا قدرت ثانیہ کا ظہور دوہرے مقصد کی تکمیل کا ذریعہ ٹھہرتا ہے اسی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔

قدرت ثانیہ کا دائرہ عالمگیر وسعت کا حامل ہو گا۔ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے کلام سے عموماً اور رسالہ ’’الوصیت‘‘ میں قدرت ثانیہ کے تعلق میں پیش خبری سے نہایت واضح اور روشن انداز میں سامنے آتا ہے اس میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ کہ 1905ء میں جب رسالہ الوصیت شائع کیا گیا۔ اور اس میں قدرت ثانیہ کے ظہور کی پیشگوئی درج فرمائی۔ اس وقت اولاً قدرت ثانیہ کا بھی ظہور نہیں ہوا تھا۔ ثانیاً۔ چونکہ پیشگوئی خدائی انکشاف کے تحت تھی، اس لئے قدرت ثانیہ کے متوقع ظہور کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کر دیا گیا۔ کہ ایک وقت آئے گا اور ضرور آئے گا۔ جب کہ ہر ملک میں قدرت ثانیہ کا جلوہ ظاہر ہو گا اور ہر ملک کے باسیوں کو قدرت ثانیہ کے ظہور کے لئے مل کر اجتماعی دعائیں کرنی ہوں گی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے قدرت ثانیہ کے ظہور کے لئے تاکید فرمائی کہ:

’’اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے۔ کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے‘‘

پھر اس سے زیادہ واضح اور حتمی رنگ میں تحریر فرمایا:

’’خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خداتعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا‘‘

ان دونوں تحریروں میں ذیل کے نمایاں پہلو سامنے آتے ہیں۔

الف: آج سے سو سال قبل 1905ء میں رسالہ الوصیت کی تحریر کے وقت جماعت احمدیہ کا پھیلاؤ اس قدر نہ تھا۔ کہ ’’ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر‘‘ دعا میں لگ جاتے۔

ب: پھر جماعت کا پھیلاؤ اس وقت ایسا نہ تھا کہ ’’زمین کی متفرق آبادیوں میں‘‘ اور یہ کہ ’’یورپ اور ایشیا‘‘ میں احمدی لوگ جمع ہو جاتے۔

ج: اور نہ ہی اس وقت ساری دنیا میں ’’دین واحد پر جمع‘‘ قرار پا سکتے تھے۔ کیونکہ 1905ء میں احمدیوں کا پھیلاؤ برصغیر سے باہر محض شاذ کے طور پر تھا۔

لیکن قدرت ثانیہ کے ظہور کے لئے دعاؤں کی تلقین میں یہ عظیم الشان بشارت بھی عیاں تھی کہ ایسا وقت الٰہی بشارت کے نتیجہ میں ضرور آ جائے گا۔ جب کہ احمدیت آسمانی پیشگوئیوں کے مطابق ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ اور ’’ہر ایک ملک میں اکٹھے

ہوکر" نیز "زمین کی متفرق آبادیوں میں" اور یہ کہ "یورپ اور ایشیا" میں قدرت ثانیہ کے بقا اور استحکام کے لئے خدا کے عاجز بندوں کے ہاتھ دعا کے لئے متفقہ متحدہ اور عالمگیر سطح پہ بلند ہونگے۔ چنانچہ گزشتہ سال قدرت ثانیہ کے ظہور خامس کے وقت دنیا کے گوشہ گوشہ میں بسنے والے اپنوں اور بیگانوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انتہائی صدمہ رسیدہ اور غمزدہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی فریادوں کو شرف قبولیت بخشا، اور جماعت کی عالمگیر وحدت پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ جلوہ گر ہوئی۔ اور خدائے قادر وتوانا نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدیوں کے مغموم دلوں کو مسرور بنا کر دکھا دیا۔ اس طرح 1905ء میں قدرت ثانیہ کے ظہور کی پیش خبری پر صدی پوری ہونے سے پیشتر خدا تعالیٰ نے پانچویں دفعہ قدرت ثانیہ ظاہر فرمائی۔ اور بالفاظ دیگر عالمگیر جماعت پانچویں مرتبہ بڑے صبر آزما اور جان لیوا امتحان سے سرخرو نکلی۔ اور بلاشبہ عالمی سطح پہ جماعت پیشگوئی کے مطابق دین واحد، نظام واحد، منزل واحد پہ امام واحد کے تابع برکات سماوی سے محظوظ ہو رہی ہے۔ اور یہی قدرت ثانیہ کا تیسرا پہلو تھا۔ جو بحمد للہ پورا ہوا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود قدرت ثانیہ کی ترقی، استحکام اور عالمی پھیلاؤ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے.........."

یہاں "زمین میں بویا گیا" کے الفاظ خاص حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ زمین کی کوئی تعیین یا حد بندی نہیں فرمائی۔ اور نہ ہی "قدرت ثانیہ" کی کوئی حد بندی ممکن رہ گئی ہے۔ الحمد للہ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے رسالہ الوصیت میں قدرت ثانیہ کے بارہ میں اس حقیقت کو کھول کو بیان فرمایا ہے۔ کہ قدرت اولیٰ کے بعد بظاہر قدرت ثانیہ کا ظہور ایک دفعہ ہوگا جس کی انتظار میں جماعت کے لوگ دعاؤں میں لگے رہیں۔ لیکن قدرت اولیٰ جہاں ایک مرتبہ ظاہر اور جاری ہوتی ہے۔ قدرت ثانیہ کا ظہور بھی بظاہر قدرت اولیٰ کے بعد ایک مرتبہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن دونوں قدرتوں میں فرق یہ بیان فرمایا کہ قدرت ثانیہ کا ظہور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بار بار ہوگا۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور درحقیقت اس طرح خدا تعالیٰ قدرت ثانیہ کے بار بار ظہور کے ساتھ گویا ہر دفعہ نئے سرے سے اپنی طاقت وقدرت کا ظہور فرمائیگا۔ جو اپنوں اور بیگانوں کیلئے ہر دفعہ نئی شان سے ظاہر ہوکر روحانی اور آسمانی برکات کا مشاہدہ دنیا والوں کے لئے ثابت ہوگا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی"

پس سیدنا حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو طرح کا انکشاف اور پیش خبری ہے۔

اوّل: قدرت اولیٰ کے جانے کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہوگا۔

دوئم: قدرت ثانیہ کا عندالضرورت بار بار ظہور ہوتا رہے گا۔ کیونکہ اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود یعنی قدرت اولیٰ کے جانے کے بعد قدرت ثانیہ کے ظہور کے دونوں پہلو بفضلہ تعالیٰ پورے ہوتے آ رہے ہیں۔ اولاً سیدنا حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ثانیاً قدرت ثانیہ کا ظہور وقت آنے پر ہوتے رہنا۔ اور پیش خبری کے دونوں پہلو درحقیقت عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ جن کا تعلق کسی انسانی منصوبے یا سوچ کے ساتھ نہیں۔ بلکہ خدائی نشان ہیں جو خدا تعالیٰ اپنی بارگاہ سے اہل دنیا کو دکھاتا چلا آ رہا ہے۔ اور پانچواں ظہور تو اپنی کیفیات میں بے مثل ظہور ہے۔ کیونکہ:

الف: قدرت اولیٰ کے قریباً ایک صدی بعد بھی اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ظاہر ہوا۔

ب: عالمگیر سطح پہ ظاہر ہوا۔ اور اپنی تمازت وشان میں تمام حدیں عبور کر گیا۔

ج: دنیا کے کسی گوشہ اور کسی سطح پہ اس کے خلاف آواز نہیں اٹھی۔

د: عالمگیر سطح پہ پھیلی ہوئی جماعت نئے سرے سے رشتہ وحدت ومودت میں پروئی گئی۔ اور ایک امام کے اقتداء اور وفا کی یہ منفرد مثال ہے۔

ھ: قدرت ثانیہ کے ظہور کے لئے کسی منصوبہ، پروپیگنڈہ اور انفرادی یا اجتماعی کوشش کا ادنیٰ سا شائبہ بھی جائز نہیں ہوتا۔ اور یہی امر اس کے قدرت ایزدی ہونے کا اٹل ثبوت ہے۔

پانچواں انتہائی اہم پہلو قدرت ثانیہ کا یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو دین واحد پہ جمع کرنے کا نشان دکھانا چاہتا ہے۔ اس وقت چاردانگ عالم میں صرف جماعت احمدیہ ہی عالمی سطح پہ ایک دینی وحدت کے رشتے میں پروئی ہوئی ہے۔ قدرت ثانیہ کی برکت سے دنیا کے گوشہ گوشہ بسے ہر مسلک، ہر فرقہ، ہر قوم، ہر خطہ سے تعلق رکھنے والے اور ہر رنگ ونسل کے اور ہر زبان کے بولنے سمجھنے والے لوگ لاکھوں نہیں کروڑوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہیں۔ اور جماعت دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور عین پیشگوئی کے مطابق قدرت ثانیہ کی برکت سے ایک عالمگیر وحدت قائم ہوتی، بڑھتی اور استحکام پذیر ہوتی جا رہی ہے۔ اور ایسی عالمی وحدت کی اور کوئی مثال موجود نہیں۔ جس میں نہ تو علمی یا مسلکی اختلافات ہیں۔ نہ رنگ ونسل کا امتیاز نہ ہی امارت غربت کا فرق اور نہ ہی زبان وتمدن کے تضادات ہیں۔ بلکہ قدرت ثانیہ کے سائے میں ایک وحدت اور عالمگیر اخوت اور یکجہتی کا دور دورہ ہے۔ اور قدرت ثانیہ کی اسی برکت کی بابت پیشگوئی میں جو کچھ فرمایا گیا تھا وہ آج بفضلہ تعالیٰ حرف بحرف پورا ہو رہا ہے اور مزید پورا ہوتا رہے گا۔ کیونکہ الٰہی پیش خبری میں واضح انداز سے مذکور ہے کہ:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا..........دین واحد پہ جمع کرے"

پس "تمام روحوں" اور "زمین کی متفرق آبادیوں" کے جملہ پہلو اسی دور میں آ کر حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں۔ اور یہ محض اس قدرت ثانیہ کی برکات اور کرشمے ہیں۔ جو انسانی منصوبوں سے کلیۃً مبرا اور بالا محض الٰہی منشاء اور قادر وتوانا خدا تعالیٰ کی مشیت سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس آسمانی نعمت وبرکت کے نزول پہ احمدی افراد جس قدر بھی خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائیں۔ کم ہے۔ اور بحمد للہ صرف اور صرف احمدی ہی ایسا شکر بجالانے کے پابند اور سزاوار ٹھہرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں واجب شکر بجالانے کی توفیق اور سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک ہی مختصر مگر جامع رسالہ "الوصیت" میں قدرت ثانیہ کے اجراء اور بقا اور دوسری طرف نظام وصیت کے اجراء کے ساتھ یہ "اشارہ" دیا ہے کہ:

1۔ قدرت ثانیہ سے عہد وفا اور جذبہ اطاعت میں موصیان کو صف اول میں ہونا چاہئے۔

2۔ قدرت ثانیہ کے سایہ عاطفت میں پہنچنے کا قریب ترین اور کامیاب ترین ذریعہ نظام وصیت سے وابستگی اور وصیت کے جملہ تقاضوں کی بجا آوری میں مضمر ہے۔

بقیہ صفحہ 4

جب نمازیں جمع ہوتیں تو پہلی، درمیانی اور آخری کوئی سنتیں نہ پڑھتے تھے۔ صرف فرض پڑھے جاتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے ظہر کے وقت پہلی سنتیں پڑھنی شروع کر دیں تو حضور نے دو دفعہ فرمایا نماز جمع ہوگی سنتوں کی ضرورت نہیں۔ پس میں نے سلام پھیر دیا اور سنتیں نہ پڑھیں"۔ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔
فون 212312

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35973 میں عبدالرحمان ولد لیاقت علی زاہد قوم سدھو پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2003-10-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالرحمان ولد لیاقت علی زاہد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مباحت احمد چیمہ وصیت نمبر 32986 گواہ شد نمبر 2 اظہر حمید طارق وصیت نمبر 33247

مسل نمبر 35974 میں مصباح الدین محمود ولد شریف احمد راجوری قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2003-5-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مصباح الدین محمود ولد شریف احمد راجوری ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 شبیر احمد ثاقب وصیت نمبر 25729 گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648

مسل نمبر 35975 میں مقصود احمد ریحان ولد ملک

دوست محمد ریحان قوم ریحان پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مقصود احمد ریحان ولد ملک دوست محمد ریحان ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 بدر الزمان وصیت نمبر 32362 گواہ شد نمبر 2 ملک صباح الظفر عمر وصیت نمبر 31238

مسل نمبر 35976 میں خالد احمد بلوچ ولد عبدالرحیم بلوچ قوم معندرانی بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد احمد بلوچ ولد عبدالرحیم بلوچ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصر احمد بھٹی ولد عبدالرؤف بھٹی دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف وصیت نمبر 29290

مسل نمبر 35977 میں طارق محمود طاہر ولد سردار خان قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت المبارک ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/850 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق محمود طاہر ولد سردار خان حلقہ بیت المبارک ربوہ گواہ شد نمبر 1 صباحت احمد چیمہ وصیت نمبر 32986 گواہ شد نمبر 2 اظہر حمید طارق وصیت نمبر 33247

مسل نمبر 35978 میں حافظ طیب احمد طاہر ولد ماسٹر محمد شریف قوم اٹھوال پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-2-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ طیب احمد طاہر ولد ماسٹر محمد شریف ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 بدر الزمان وصیت نمبر 32362 گواہ شد نمبر 2 ملک صباح الظفر عمر وصیت نمبر 31238

مسل نمبر 35979 میں عامر سہیل اختر ولد حمید احمد چوہدری قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عامر سہیل اختر ولد حمید احمد چوہدری ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصر اللہ خان ناصر کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ملک جمیل الرحمٰن رفیق ولد ملک محمد سلیم کوارٹر تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر 35980 میں نیر الاسلام ولد محمد حنیف قمر قوم مانگر پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/850 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نیر الاسلام ولد محمد حنیف قمر دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد ولد محمد اسماعیل صاحب دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 سیف الاسلام ولد محمد حنیف قمر دارالیمن شرقی ربوہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم انعام الرحمٰن شاکر صاحب معلم سلسلہ ولد مکرم محمد اسحٰق وڑائچ صاحب کی شادی مورخہ 17 دسمبر 2003ء بروز اتوار بمقام پریم کوٹ ہمراہ مکرمہ پارس کنول صاحبہ دختر مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ حافظ آباد شہر نے بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا اگلے روز خانہ میانوالی ضلع نارووال میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ مکرم انعام الرحمٰن صاحب مکرم اسحٰق وڑائچ صاحب کے بیٹے اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ T.I ہائی سکول گھٹیالیاں کے بھتیجے ہیں اور مکرمہ پارس کنول صاحبہ مکرم اللہ دتہ صاحب کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت بنائے اور اس نئے خاندان کو بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد سلیم اختر صاحب سلطان پورہ۔ لاہور لکھتے ہیں۔ خاکسار کی خالہ مکرمہ سرور بی بی صاحبہ مورخہ 9 فروری 2004ء کو 82 سال کی عمر میں شورکوٹ ضلع جھنگ میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولوی صدر الدین صاحب آف شورکوٹ شہر رفیق حضرت مسیح موعود کی چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ آپ نہایت صابرہ اور پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ اگلے روز تدفین مقامی احمدیہ قبرستان میں عمل میں آئی۔ مربی صاحب جھنگ صدر نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ نے پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

نکاح

مکرم ڈاکٹر آصف ہمایوں صاحب ابن ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب مرحوم سابق پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ ندرت قیوم صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالقیوم صاحب ایم۔ اے آف کوئٹہ حال چکلالہ سکیم راولپنڈی مورخہ 7 جنوری 2004ء ایوان توحید سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی میں بعوض 5 لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مکرم آصف ہمایوں صاحب حضرت قاری غلام مجتبیٰ صاحب مرحوم عرف چینی صاحب کے نواسے اور مکرمہ ندرت قیوم صاحبہ حضرت بابو وزیر محمد صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود آف بھاٹی دروازہ لاہور کی پوتی اور خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ مرحوم آف کوئٹہ کی نواسی ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرمہ امتہ الحکیم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ زاہد محمود صاحب لکھتی ہیں کہ خاکسارہ کی بڑی بیٹی مکرمہ ثمینہ منور صاحبہ حال مقیم جرمنی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 17 فروری 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ''عظمیٰ ملک'' عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم ملک حمید الدین صاحب کی پوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ بچی کو نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم قریشی محمد لطیف صاحب نیو الکیمسٹس میڈیسن گولبازار ربوہ اچانک دل کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہو گئے ہیں۔ بغرض علاج لاہور بھجوایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ دعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم بشیر احمد ناصر صاحب حیدر آباد سندھ لکھتے ہیں۔ میرے بھائی مکرم محمد اسلم ورک صاحب آف کینیڈا کے بعض مسائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔ ہر مصیبت سے نجات دے اور صحت والی لمبی عطا فرمائے۔ نیز میری اہلیہ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ کی مری میں پاؤں پھسل جانے سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے جلد صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 23 مارچ 2004ء

12-05 a.m عربی سروس
1-05 a.m سیرت حضرت مسیح موعود
1-50 a.m مجلس سوال وجواب
2-55 a.m کوئز روحانی خزائن
3-30 a.m زندہ لوگ
4-00 a.m فرانسیسی سروس
5-00 a.m تلاوت
5-20 a.m سیرت حضرت مسیح موعود
5-45 a.m خبریں
6-10 a.m حکایات شیریں
6-35 a.m سوال وجواب
7-45 a.m تقریر: مکرم سید حسین احمد صاحب
8-15 a.m سیرت حضرت مسیح موعود
9-20 a.m ملاقات
9-50 a.m قادیان کا تعارف
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-45 a.m لقاء مع العرب
12-50 p.m سیرت حضرت مسیح موعود
1-15 p.m حضرت بانی سلسلہ
1-50 p.m سوال وجواب
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m تقریر
5-05 p.m تلاوت
5-20 p.m سیرت حضرت مسیح موعود
6-00 p.m قادیان کا تعارف
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-20 p.m جرمن سروس
9-20 p.m فرانسیسی سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

بدھ 24 مارچ 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m ورائٹی پروگرام
2-10 a.m تقریر
3-00 a.m قادیان کا تعارف
4-25 a.m سوال وجواب
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-40 a.m سوال وجواب
7-40 a.m ہماری کائنات
8-10 a.m تقریر جلسہ سالانہ
8-40 a.m سیرت صحابہ رسولؐ
9-30 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-55 a.m خطبہ جمعہ
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سواحیلی سروس
1-30 p.m تقریر جلسہ سالانہ
1-55 p.m مجلس سوال وجواب
2-50 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-10 p.m انڈونیشین سروس
4-10 p.m سیرت صحابہ رسولؐ
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال وجواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m خطبہ جمعہ
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

جمعرات 25 مارچ 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m چلڈرنز کارنر
1-50 a.m سوال وجواب
2-50 a.m ہماری کائنات
3-15 a.m خطبہ جمعہ
4-15 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-40 a.m تقریر جلسہ سالانہ
5-00 a.m تلاوت، درس، خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-30 a.m خطبہ جمعہ
8-30 a.m تقریر: مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق
9-00 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
9-50 a.m ترجمۃ القرآن
11-00 p.m تلاوت، خبریں
11-30 p.m لقاء مع العرب
12-30 p.m پشتو پروگرام
1-30 p.m سوال وجواب
2-30 p.m تقریر
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m کمپیوٹر سب کے لئے
5-00 p.m تلاوت، درس، خبریں
6-00 p.m سوال وجواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m ترجمۃ القرآن
9-00 p.m جرمن سروس
10-00 p.m فرانسیسی سروس
11-00 p.m لقاء مع العرب

ربوہ میں طلوع وغروب 18 مارچ 2004ء

طلوع فجر	4:52
طلوع آفتاب	6:13
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	6:21

خبریں

بھارت کو دوسرے میچ میں شکست راولپنڈی میں ہونے والا دوسرا ایک روزہ کرکٹ میچ سنسنی خیز مقابلے کے بعد پاکستان نے 12 رنز سے جیت کر پانچ میچوں کی سیریز ایک ایک سے برابر کر دی۔ بھارتی ٹیم جسے 330 رنز درکار تھے 48.4 اوورز میں 317 پر آؤٹ ہوگئی۔ پاکستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں چھ کھلاڑیوں کے نقصان پر 329 رنز بنائے۔ 141 رنز کی خوبصورت اننگز کھیلنے پر ٹنڈولکر مین آف دی میچ قرار پائے۔

وانا میں آپریشن جنوبی وزیرستان میں وانا کے قریب سیکیورٹی اہلکاروں، غیر ملکی اور قبائلی جنگجوؤں کے درمیان فائرنگ کے تبادلے میں 19 سیکیورٹی اہلکار اور 24 جنگجو مارے گئے۔ 15 سرکاری گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ 200 سیکیورٹی اہلکار لاپتہ ہو گئے۔ 15 زخمی جبکہ 7 کی حالت نازک ہے۔ سیکیورٹی اہلکار قبائلیوں کے محاصرے میں آ گئے آپریشن میں 700 جوان شریک تھے۔

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

شادی ہال
سیاب منصور پیلس کاہلوں کمپلیکس
سرگودھا روڈ ربوہ فون: 04524-214514

سی پی ایل نمبر 29

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کاری، بیجی، مجبل ڈائز، کشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ نیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

موسم گرما شروع ہے
آپ اپنے پرانے کولروں کی اوور ہالنگ اور تحسین معقول قیمت اور بہتر کام کی ضمانت کے ساتھ تبدیل کروائیں
تاج روم کولر
نیز نئے کولر کم ریٹ پر بک کروائیں
تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون نمبر 213765

ضرورت ہے
اچھے ادارہ میں مستقل کیریئر بنانے کے خواہشمند مخلص نوجوان تعلیمی قابلیت کم از کم ایف اے/ایف ایس سی اپنے صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔
مینیجر کیور میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون: 213156
فیکس: 212299